کیا تیمم میں داڑھی کے گھنے بالوں کا مسح کرنا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-13530 تاریخ:26-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ داڑھی کے بال اگر گھنے ہوں، تو کیا تیمم میں اُن بالوں کا مسح کرنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تیمم میں پورے چہرے کا مسح کرنا ضروری ہے، اس طرح کہ بال برابر جگہ بھی باقی نہ رہے، لہذا چہرے کی حد میں داخل داڑھی کے وہ بال کہ جن کا وضو میں دھونا ضروری ہے، تیمم میں بھی اُنہی بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔ البتہ چہرے کی حد سے نیچے داڑھی کے لٹکتے بال اس حکم میں داخل نہیں، چہرے سے مراد لمبائی میں پیشانی کے شروع سے لے کر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک کا حصہ ہے۔

تیمم میں پورے چہرے کا مسح کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ مراقی الفلاح میں ہے:"ویمسح جمیع بشرۃ الوجہ والشعر علی الصحیح"یعنی صحیح قول کے مطابق تیمم کرنے والا پورے چہرے کی کھال اور بالوں کا مسح کرے۔

(والشعر علی الصحیح) کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے:"أي الشعر الذي يجب غسله في الوضوء وهو المحاذي للبشرة لا المسترسل"ترجمہ:یعنی تیمم میں اُنہی بالوں پر مسح کرنا ضروری ہے کہ جنہیں وضو میں دھونا لازم ہے، اور وہ چہرے کے دائرے میں آنے والے داڑھی

کے بال ہیں نہ کہ لٹکتے بال۔"

(حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الطھارۃ، ص120، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(مستوعبا وجهه) حتى لو ترك شعره أو وترة منخره لم يجز" **یعنی تیمم میں پورے چہرے کا مسح کرنا ضروری ہے، یہاں تک کہ اگر چہرے کا ایک بھی بال یا ناک کے نتھنوں کی درمیانی جگہ کو چھوڑ دیا، تو تیمم نہیں ہو گا۔**

(حتى لو ترك شعرة) **کے تحت رد المحتار میں ہے:** "قال في الفتح: يمسح من وجهه ظاهر البشرة والشعر على الصحيح۔ اھ وكذا العذار، والناس عنه غافلون مجتبى، وما تحت الحاجبين فوق العينين محيط كذافي البحر" **یعنی صاحبِ فتح القدیر نے فرمایا کہ صحیح قول کے مطابق تیمم کرنے والا اپنے چہرے کی ظاہری کھال اور بالوں کا مسح کرے، الخ۔ یونہی عذار یعنی کنپٹی اور رخسار کی درمیانی جگہ کا مسح کرے جبکہ لوگ اس مسئلے سے غافل ہیں "مجتبیٰ"، دونوں آنکھوں کے اوپر ابروؤں کے نیچے والی جگہ کا مسح کرے "محیط"، اسی طرح "بحر" میں مذکور ہے۔"**

(ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص448، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "سارے مونھ پر ہاتھ پھیرنا: اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے **اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمم نہ ہوا۔ داڑھی اور مونچھوں اور بھووں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔** مونھ کہاں سے کہاں تک ہے؟ اس کو ہم نے وُضو میں بیان کر دیا۔ بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصہ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے، تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمم نہ ہو گا۔"

(بہارِ شریعت، ج01، ص354، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

21 ربیع الاول 1446ھ/26 ستمبر 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے